احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲۵

جلد ۴۲/۷۷ | منگل - ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۵ فتح ۱۳۷۱ ہش، ۱۵ دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے لئے خصوصی درخواست دعا

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت دِن بدِن کمزور ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترم شیخ صاحب کی صحت یابی کے لئے اور لمبی فعال زندگی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

برادرم مبارک احمد کی وفات پر فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ اتنی مدت سے ہم پر رحم کرتا آیا ہے۔ ہر طرح سے ہماری خواہش کے مطابق کام کرتا آیا ہے اور اُس نے اٹھارہ برس کے عرصہ میں ہم کو طرح طرح کی خوشیاں پہنچائیں اور انعام و اکرام کئے۔ گویا اپنی رضا پر ہماری رضا کو مقدم کر لیا۔ پھر اگر ایک دفعہ اس نے اپنی مرضی ہم سے منوانی چاہی تو کون سی بڑی بات ہے۔ اگر ہم باوجود اس کے اس قدر احسانات کے پھر بھی جزع فزع اور واویلا کریں تو ہمارے جیسا احسان فراموش کوئی نہ ہوگا۔ اور پھر اس نے تو پہلے ہی اطلاع دے دی تھی کہ یہ جلد فوت ہو جائے گا۔ جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے۔

دوسرے یہ کہ دوستی تو اسی کو کہتے ہیں کہ کچھ دوست کی باتیں مانی جاویں اور کچھ اس کو منوائی جاویں۔ یہ تو دوستی نہیں کہ اپنی ہی منواتے جانا۔ اور جب دوست کی بات ماننے کا وقت آئے تو بُرا منانا۔ پس جبکہ ہم نے خدا تعالیٰ سے تعلق کیا ہے تو چاہیئے کہ کچھ اس کی مانیں اور کچھ اس سے منوائیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۵۵)

سچ کو شعار بنائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"زبان کو ہمیشہ پاک رکھنا چاہیئے۔ جب بھی منہ پر گالی آئے۔ غصّہ آئے تو تھوڑی دیر کے لئے رُک جائیں۔ جب غصّہ سے مغلوب ہونے لگیں تو بیٹھ جایا کریں۔ کھڑا ہونے کی حالت میں غصّہ زیادہ تیزی دکھاتا ہے۔ تبھی بیٹھا ہُوا آدمی ہو یا لیٹا ہُوا ہو اسے غصّہ آئے تو فوراً لپک کر کھڑا ہو جاتا ہے تو غصّہ کی حالت کا کھڑا ہونے سے ایک تعلق ہے۔ حضور ... نے فرمایا ایسی حالت میں بیٹھ جایا کرو۔ پانی پی لیا کرو۔ کچھ تھوڑی برداشت کرو۔ ایسی حالت میں سوچا کریں کہ ہم رُک رہے ہیں گالی دینے سے کیوں رُک رہے ہیں۔ یہ سوچا کریں کہ ہمارے اللہ میاں نے حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو صاف اور پاک رکھو۔ گندے کلمے نہ بولو۔ اس لئے ہم اللہ کی خاطر یہ کر رہے ہیں۔ جب آپ خدا کا نام ذہن میں رکھ کر اس کی خاطر کوئی کام کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ آپ پر بہت پیار کا اظہار فرمائے گا۔ اوّل تو خود آپ کی ذات میں آپ کو ایک بدلہ مل گیا۔ پاک زبان رکھنا اپنی ذات میں ایک نعمت ہے اس کا کوئی اور انعام نہ ہو یہ خود انعام ہے۔ اس سے عظمتِ کردار عطا ہوتی ہے۔ اور اگر اس کے بعد مفت میں کوئی اور بدلہ بھی مل رہا ہو تو پھر اور کیا چاہیئے۔ کہتے ہیں اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ ایک آنکھ تو مل گئی عظمتِ کردار عطا ہو گئی۔ آپ کو خود اپنی ذات میں ایک عزت مل جائے گی کہ مَیں صاف گو انسان ہوں۔ مَیں صاف کلام کرنے والا بچہ ہوں۔ میرے کلام میں وقار ہے۔ عظمت ہے۔ اگر کسی میں یہ احساس پیدا ہو جائے تو بڑے مزے کا احساس ہے۔ دوسری آنکھ اس سے بھی روشن تر۔ یعنی آپ کو رحمتِ باری کی آنکھ مل جائے گی اللہ تعالیٰ کا فضل عطا ہو جائے گا تو اندھا کیا چاہے۔ دو آنکھوں کا محاورہ

اس سے زیادہ اور کس حالت پر صادق آسکتا ہے۔

دوسرے سچ کو شعار بنائیں حقیقت یہ ہے کہ سچائی کے بغیر کسی قوم کی تربیت ممکن نہیں۔"

(از خطاب سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ

عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ "امداد طلبہ" سے مستحق، نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیّر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم راشد جاوید صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری محمد اختر صاحب کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ عظمیٰ مقبول صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب شاداب کالونی ملتان کے ساتھ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۹۲ء بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے پڑھایا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ۱۵۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

خدمتِ دین کی راہ

بچہ جوان ہوتا ہے تعلیم مکمل کر لیتا ہے یا کوئی ادھوری بھی چھوڑ دیتا ہے تو نوکری کی تلاش میں لگ جاتا ہے بعض اوقات فوری طور پر نوکری مل جاتی ہے یا کوئی اور کام شروع کر دیتا ہے ۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں ۔ اور ایسے لوگ ساری دنیا میں پائے جاتے ہیں جنہیں بیروزگار کہا جاتا ہے اور جو تلاشِ معاش میں مارے مارے پھرتے ہیں ۔ کام پر لگے ہوئے لوگوں کا تو تھوڑا سا وقت اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے میں گذرتا ہے ۔ بیکار اور بیروزگار اور خاص طور پر روزگار کی تلاش کرنے والوں کا بہت سا وقت اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے میں گذرتا ہے ۔ یہ سارا وقت وہ تلاش معاش کیلئے پریشان رہتے ہیں ۔ ان میں سے بہت کم ایسے ہیں جو کبھی سوچ پاتے ہیں کہ رزق تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۔ کوشش کے ساتھ اس کی طرف بھی توجہ کی جائے اور جو کچھ مانگنا ہے اسی سے مانگا جائے ۔

آجکل بے روزگاری کی باتیں بعض اوقات احتجاج کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہیں ۔ جو چیخ و پکار خدا کے سامنے ہونی چاہیئے وہ لوگوں کے سامنے ہوتی ہے ۔ اور بسا اوقات وہ اچھی بھی نہیں لگتی ۔ لیکن ہوتی ہے اور بھرپور طریق پر ہوتی ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا تھا :

"شہروں اور بازاروں میں جاکر دیکھو تو لاکھوں اور کروڑوں آدمی اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر محض دنیا کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں ۔ ایسے آدمی تھوڑے نکلیں گے جو دین کی غرض سے پھرتے ہوں ۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے تو یہی دعا سکھائی تھی ۔ کہ (-) یا الٰہی وہ راہ دکھا اور اس راہ پر چلنے کی توفیق دے جس پر چلنے سے منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جائیں ۔"

ہم نے تو صرف بے روزگاروں کا ہی ذکر کیا تھا کہ تلاشِ معاش میں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر گھومتے پھرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی جن کے پاس معاش کے ذرائع موجود ہیں وہ بھی دنیا ہی کے لئے اِدھر سے اُدھر گھومتے پھرتے ہیں ۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ سب لوگ چاہے وہ معاش کی تلاش میں ہوں یا ذریعہ معاش موجود ہو خدا کی طرف اپنی نگاہ لگائے رکھیں ۔ باقی باتوں کے ساتھ دین کا بھی خیال رکھیں ۔ اور خدمت دین کے لئے وقت نکالیں ۔

دَور دورہ ہے بربریت کا
جان محفوظ ہے کسی کی ، نہ مال
خالقِ دو جہان تُو ہی بتا
کیوں شرافت کا پڑ گیا ہے کال

ـــــ ابوالاقبال

زیر و بم کے مرحلے طے ہو گئے
سونے والے نیند اَبد کی سو گئے

جھومتی کالی گھٹا کو دیکھ کر
پھر کسی کی یاد میں ہم کھو گئے

جن کے بستر اطلس و کمخواب تھے
ہائے وہ مٹی کے نیچے سو گئے

بڑھتے بڑھتے ظلمتیں بڑھتی گئیں
رفتہ رفتہ سب دیئے گُل ہو گئے

مُسکرانا گنگنانا ، سوچنا
سِسکیوں میں قہقہے سب کھو گئے

زندگانی راز بن کر رہ گئی
زندگی کے ساز سارے سو گئے

لاکھ حیلوں سے بھی جو نہ دُھل سکے
فیضؔ چند آنسو وہ دھبے دھو گئے

فیضؔ چنگوی

وقفِ نو میں شامل ننھے بچوں کے وفد از لاہور کی رپورٹ بابت زیارت مرکز

۱۔ ۱۰۰ افراد پر مشتمل واقفین اور واقفات نو کا ایک وفد مورخہ ۳ دسمبر کو رات نو بجے لاہور سے دار الضیافت پہنچا ۔

۲۔ وفد کے استقبال کے لئے مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ ۔ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ ، مکرم محمود احمد باجوہ صاحب اور مکرم امان اللہ صاحب امجد دار الضیافت میں موجود تھے ۔

۳۔ وفد میں ۲۵ واقفین و واقفات نو شامل تھے ۔ جبکہ ۵۰ ۔ ان کے والدین اور ۲۵ دیگر افراد مجلس عاملہ وغیرہ شامل تھے ۔ یہ وفد لاہور شہر کے چار حلقہ جات وحدت کالونی ۔ اقبال ٹاؤن ۔ اچھرہ اور رحمٰن کالونی سے آیا تھا ۔ ان حلقہ جات کے جنرل نگران مکرم مرزا بشیر احمد صاحب بھی بطور امیر قافلہ شامل تھے ۔

۴۔ وفد کے لئے دار الضیافت میں قیام و طعام کا عمدہ انتظام تھا ۔ بچوں کیلئے دودھ بھی مہیا کیا گیا ۔

۵۔ اگلے روز یعنی ۴ دسمبر ۱۹۹۲ء کو صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے تک وفد کو بہشتی مقبرہ ۔ نمائش ۔ دفاتر بیت الحمد ۔ قصر امامت اور دفتر وقف نو کی سیر کرائی گئی ۔

۶۔ اس دوران حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے ساتھ بچوں اور ان کی ماؤں کی ملاقات بھی کروائی گئی ۔

۷۔ اختتام پر گیارہ بجے سے بارہ بجے تک مکرم سید قمر سلیمان احمد کے ساتھ وفد کی نشست ہوئی ۔ جس میں والدین کے ساتھ ضروری امور پر احسن رنگ میں تبادلہ خیالات ہوا اور سوالات کے جوابات دیئے گئے ۔ بچوں سے دینی معلومات سنی گئیں اور انعامات دیئے گئے ۔

۸۔ دوران پروگرام تصاویر بھی لی گئیں اور اہم مواقع کی ویڈیو فلم بھی تیار کی گئی

۹۔ بعد از جمعہ وفد بیت اقصیٰ سے لاہور کے لئے روانہ ہوا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

علمی مسائل

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مال خرچ کرنے پر گھبرانا عقل کے خلاف ہے کیونکہ یہاں خدا تعالیٰ کی نعمت کا نام رزق رکھا گیا ہے۔ اور رزق اس عطاء کو کہتے ہیں جو جاری ہو اور وہ ایک ہی دفعہ ختم نہ ہو جائے۔ پس رزق کا لفظ استعمال کر کے اس جگہ یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو خرچ کرے گا۔ اس کا مال بڑھے گا کم نہ ہو گا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اس پر بار بار انعام کرے گا۔ علم اور فہم اور عقل اور جسمانی قوتوں کے خرچ کرنے سے ان اشیاء کا بڑھنا تو ظاہر ہی ہے جو شخص اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کا علم ہمیشہ بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔ جو لوگ درس و تدریس میں مشغول رہتے ہیں ان کا علم ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے اسی طرح جو لوگ اپنی عقل اور اپنے فہم سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان کی عقل اور ان کا فہم بڑھتا ہے۔ گھٹتا نہیں۔ اسی طرح جسمانی قوتوں کو صحیح طرح خرچ کرنے والے کی قوت بڑھتی ہے گھٹتی نہیں۔ اسی طرح مال خرچ کرنے والے کا مال بھی بڑھتا ہے۔ مثلاً یہ ظاہر امر ہے کہ جو شخص اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے نفس پر خرچ کرے گا اس کے جسم میں زیادہ قوت پیدا ہو گی اور وہ زیادہ کما سکے گا۔ اسی طرح جو شخص صحیح طور پر اپنی بیوی یا اپنی اولاد پر خرچ کرے گا اس کے ہاں کمانے والوں کی تعداد بڑھے گی۔ جو اپنے ہمسایوں پر اور دوستوں پر مال خرچ کرے گا اس کے معاون اور مددگار بڑھیں گے جو غرباء پر خرچ کرے گا اس کی قوم کی مالی حالت ترقی کرے گی۔ اور اس کا ردعمل خود اس کے مال کے بڑھنے کی صورت میں پیدا ہو گا۔ غرض مال کا صحیح خرچ کبھی مال کو ضائع ہونے نہیں دیتا۔ بلکہ اسے بڑھاتا ہے۔ پس علاوہ اس کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اسی شخص پر روحانی طور پر نازل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے طبعی قوانین بھی اسی طرح بنائے ہیں کہ ان کی مدد سے بھی ایسے حالات میں مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا اور صرف کم عقل لوگ اس قسم کے خرچ سے گھبراتے ہیں وہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح وہ اپنے مالوں کو نقصان پہنچاتے ہیں محفوظ نہیں کرتے۔

شائد کوئی اعتراض کرے کہ خدا تعالیٰ کو اس کی کیا ضرورت پیش آئی کہ بندوں کی وساطت سے دوسروں پر خرچ کروائے۔ کیوں نہ اس نے سب انسانوں کو براہ راست ان کا حصہ دے دیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ محض قلت تدبر کا نتیجہ ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ بعض لوگ خرچ کرنے والے ہیں اور بعض دوسروں کی امداد پر گزارا کرتے ہیں کیونکہ درحقیقت سب ہی لوگ ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے ہیں۔ امراء ظاہر میں غرباء پر مال خرچ کرتے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ غرباء بھی امراء پر خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک مالدار جو ایک گاؤں میں رہتا ہے اس کے مال کی حفاظت ان سینکڑوں غرباء کی ہمسائیگی سے ہو رہی ہوتی ہے جو اس کے ساتھ گاؤں میں رہتے ہیں۔ ورنہ ڈاکو اور چور اس کو لوٹ لیں۔ اگر اس کے گھر پر چور اور ڈاکو حملہ نہیں کرتے تو اس کا موجب صرف اس کے ملازم نہیں ہوتے۔ بلکہ اس بستی میں رہنے والے سب لوگ ہوتے ہیں جن کے ڈر سے ڈاکو اس کے گھر پر حملہ نہیں کرتے ایک امیر اپنی امارت غرباء کی مدد کے بغیر قائم ہی نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ دولت مزدور کی مدد چاہتی ہے۔ مزدور نہ ہو تو دولت کہاں آئے۔

پس امیر ہی غریب کی مدد نہیں کرتا۔ بلکہ غریب بھی امیر کی مدد کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تعاون اور محبت کا قیام اور زیادتی کے لئے دنیا میں ایسا انتظام کیا ہے کہ ہر شخص کے مال میں سے کچھ دوسروں کا حصہ بھی رکھ دیا ہے تا باہمی ہمدردی اور تعاون سے محبت بڑھے اور تمدن ترقی کرے۔ اگر ہر ایک آزاد ہوتا تو مدنیت کبھی ترقی نہ کرتی اور وہ علوم جو انسانوں کو حیوانوں سے ممتاز کرتے ہیں کبھی پیدا نہ ہوتے۔ پس رزق کا باہم ملا دینا ایک بڑی حکمت پر مبنی ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تلقین عمل

خطبہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۲۸ء میں دیگر امور کے علاوہ فرمایا۔

حضرت امام جماعت الاول۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہمیشہ راضی رہے۔ کو ہم نے دیکھا ہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کی مجلس میں آپ ہمیشہ پیچھے ہٹ کر بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آپ پر نظر پڑتی تو آپ فرماتے مولوی صاحب آگے آئیں اور آپ ذرا کھسک کر آگے ہو جاتے۔ پھر دیکھتے تو فرماتے مولوی صاحب اور آگے آئیں اور پھر آپ ذرا اور آگے آ جاتے۔ خود میرا بھی یہی حال تھا۔ جب حضرت امام جماعت الاول کی وفات کا وقت قریب آیا۔ اس وقت میں نے یہ دیکھ کر کہ (امامت) کے لئے بعض لوگ میرا نام لیتے ہیں اور بعض اس کے خلاف ہیں، یہ ارادہ کر لیا تھا کہ قادیان چھوڑ کر چلا جاؤں تا جو فیصلہ ہونا ہو میرے بعد ہو۔ مگر حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ میں نہ جا سکا۔ پھر جب حضرت امام جماعت الاول کی وفات ہو گئی۔ اس وقت میں نے اپنے دوستوں کو اس بات پر تیار کر لیا کہ اگر اس بات پر اختلاف ہو کہ (امام) جس جماعت میں سے ہو تو ہم ان لوگوں میں سے (جو اب غیر مبائع ہیں) کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ اور پھر میرے اصرار پر میرے تمام رشتہ داروں نے فیصلہ کیا کہ اگر وہ اس امر کو تسلیم کر لیں تو اول تو عام رائے لی جائے اور اگر اس سے وہ اختلاف کریں تو کسی ایسے آدمی پر اتفاق کر لیا جائے جو دونوں فریق کے نزدیک بے تعلق ہو اور اگر وہ یہ بھی قبول نہ کریں تو ان لوگوں میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جائے۔ اور میں یہ فیصلہ کر کے خوش تھا کہ اب اختلاف سے جماعت محفوظ رہے گی چنانچہ گذشتہ سال حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بھی حلفیہ بیان شائع کرایا تھا کہ میں نے حافظ صاحب کو انہی دنوں کہا تھا کہ "اگر مولوی محمد علی صاحب کو اللہ تعالیٰ (امام) بنا دے تو میں اپنے تمام متعلقین کے ساتھ ان کی بیعت کر لوں گا (الفضل ۷ اگست ۱۹۳۷ء) لیکن اللہ تعالیٰ نے دھکا دے کر مجھے آگے کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ جس کو بڑا بنانا چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں پوشیدہ ہو خدا تعالیٰ اس کو نکال کر آگے لے آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو سکتی چنانچہ اس کے لئے میں پھر حضرت لقمان والی مثال دیتا ہوں۔ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے بیٹے اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو اور وہ کسی پتھر میں پوشیدہ ہو یا آسمانوں اور زمین میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو نکال کر لے آئے گا۔ اس کے معنے یہی ہیں کہ اگر تمہارے دل میں ایمان ہو تو خدا تعالیٰ تمہیں خود اس کام پر مقرر کرے گا جس کے تم اہل ہو۔ تمہیں خود کسی عہدے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے۔ تو وہ لوگ جو خدمت خلق کو اپنا مقصود قرار دیتے ہیں وہی ہر قسم کی عزت کے مستحق ہیں۔ پھر اگر خدا تعالیٰ تمہیں خود مخدوم بنانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اس میں روک نہیں بن سکتی ۔۔۔۔ ان کا ذکر تو بڑی بات ہے میں اپنے متعلق ہی شروع سے دیکھتا ہوں کہ مخالفتیں ہوتی ہیں۔ اور اتنی شدید ہوتی ہیں کہ ہر دفعہ لوگ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اب کی دفعہ یہ مخالفانہ ہوائیں سب کچھ اڑا کر لے جائیں گی مگر پھر وہ اس طرح بیٹھ جاتی ہیں جس طرح جھاگ بیٹھ جاتی ہے تو جس کو اللہ تعالیٰ قائم کرنا چاہے اس کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

پس تمہیں اپنے دلوں میں سے ہر قسم کی نمود کا خیال مٹا کر کام کرنا چاہئے۔ بڑا بولا ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہوتی۔

---

۲۸ مئی ۱۹۴۶ء کو حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

میں نے گذشتہ ایام میں یہاں کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کو ایک جھگڑے کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے کہا تھا۔ آج پانچ دن گذر چکے ہیں لیکن ابھی تک مجھے ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہمارے نوجوانوں میں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہمارے پاس آدمی تھوڑے ہیں اور کام بہت زیادہ ہے۔ ہمارا کام صحیح طور پر تبھی چل سکتا ہے جبکہ ہمارا ایک آدمی کئی کئی آدمیوں کا کام سنبھال لے۔ اگر اس طرح سستی سے کام کئے جائیں تو کئی قسم کے نقصانات کا احتمال ہو سکتا ہے۔ فرض کرو کسی کے ہاں نقب لگے اور سراغ رساں کہے میں تو دو تین دن کے بعد آؤں گا۔ تو چوری کا کیسے پتہ لگ سکتا ہے۔ وہ پیروں وغیرہ

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

جناب شفقت منیر کہتے ہیں۔

تقریباً نصف صدی قبل قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کے لئے جس علیحدہ مملکت کے لئے سیاسی جدوجہد کی تھی، اس کا تصور یہ تھا کہ یہ ایک ایسی آزاد ریاست ہو گی جہاں تمام شہریوں کو مسلمہ جمہوری اصولوں کے مطابق تمام مذہبی، سماجی، اقتصادی اور شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ جہاں کا سیاسی نظام جاگیرداری اور تھیوکریسی سے پاک صحیح معنوں میں جمہوری، وفاقی اور پارلیمانی طرز کا ہو گا۔ آج پاکستان کو قائم ہوئے پینتالیس برس گزر چکے ہیں۔ لیکن آج بھی ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان صحیح معنوں میں قائداعظم کا پاکستان نہیں رہا۔ بلکہ بتدریج جاگیرداری نے تمام اداروں پر اپنی گرفت کر لی ہے۔ اقلیتوں اور چھوٹی قومیتوں میں احساسِ محرومی روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ فرقہ واریت اس قدر جڑ پکڑ چکی ہے کہ پندرہ سال پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مذہبی گروہ اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے مسلمانوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹنے پر تلے ہوئے ہیں۔ عام شہری غیر مسلح ہیں اور انتہا پسند مذہبی گروپ مسلح ہیں اور سیاسی و سماجی پولیرائزیشن اپنے عروج پر ہے۔ جاگیردار اور رسہ گیروں کی جابرانہ کارروائیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ جاگیردار سرعام عورتوں کو برہنہ کر کے انہیں اپنے انتقام کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ کسی ایک خاص واقعے کی مثال دینے کی یہاں چنداں ضرورت نہیں ہے۔ پوری قوم جاگیرداروں اور فرقہ پرستی کی بھینٹ چڑھنے والے ایسے سینکڑوں بدنصیبوں کو جانتی ہے۔

آج ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کرہ ارض پر جو ملک ہمارے ساتھ یا بعد میں آزاد ہوئے۔ وہ ترقی کی دوڑ میں ہم سے آگے ہیں یا پیچھے۔ ہم نے صحت مند جمہوری اقدار و روایات قائم کی ہیں یا ان سے بیگانگی اختیار کی ہے۔ ہمیں اس بات کا بھی جائزہ لینا ہے کہ افریقی قوم پرست لیڈر ڈاکٹر نیلسن منڈیلا نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے جن نظریات اور تعلیمات کو اپنے لئے مشعلِ راہ قرار دیا ہے، خود ہم نے قائداعظم کے پیروکار ہونے کے دعویدار کی حیثیت سے ان پر عمل کیا ہے یا انہیں فراموش کر دیا ہے یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے آزادی تو حاصل کر لی ہے لیکن اس بات کو بھلا دیا ہے کہ آزادی بذاتِ خود ایک مقصد نہیں ہوتی بلکہ یہ کچھ عظیم مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جس قیادت نے پاکستان کو جنم دینے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اس کی جدوجہد بے مقصد نہیں تھی۔ اس کے سامنے ایک واضح نصب العین تھا۔ یہ قیادت ایک ایسا پاکستان تخلیق کرنا چاہتی تھی جہاں مسلمان اپنے مذہب اور اقدار کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ جہاں جمہوریت، سماجی اور اقتصادی انصاف، قانون کی حکمرانی اور شہری آزادیوں کی ضمانت دی جائے، جہاں فکر و نظر پر کوئی پابندی نہ ہو، جہاں فرد کو ذہنی و فکری ارتقاء کے لئے سازگار ماحول میسر ہو۔ جہاں دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو اور جہاں ایک طبقے کے ہاتھوں دوسرے طبقے کا استحصال نہ ہو۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے، جس کے بارے میں بانی پاکستان حضرت قائداعظم نے وضاحت کے ساتھ اپنے نظریات بیان نہ کئے ہوں۔ طرز زندگی، انتظامی امور، معاشی پالیسی، سماجی انصاف، خارجہ تعلقات، معاشرتی مسائل، ملکی دفاع، تعلیم، زبان، ثقافت، اقلیتوں، خواتین اور مزدوروں کے حقوق اور اسی قسم کے بے شمار موضوعات پر انہوں نے قوم کو بنیادی اصول فراہم کئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قائداعظم کے بتائے ہوئے اصولوں پر سنجیدگی سے عمل کیا جائے بانی پاکستان ایک ایسی شخصیت تھے جنہوں نے برسوں تک پاکستان کے قیام کے لئے انتھک جدوجہد کی لیکن اقتدار میں آنے کے بعد اپنی ذات کے لئے کچھ بھی حاصل نہ کیا اور نہ ہی اپنے پیچھے کوئی اثاثہ چھوڑا۔ درحقیقت قائداعظم نے ایک فرد کی حیثیت سے یہ مثال قائم کی کہ پاکستان میں قیادت کا معیار کیسا ہونا چاہیئے ...... لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے پنتالیس سالوں میں پاکستان کو قائداعظم کا ایک بھی سچا پیروکار لیڈر نہ مل سکا۔ ہر ایک نے اپنے مخصوص سیاسی و ذاتی مقاصد کے لئے قائداعظم کا نام تو استعمال کیا لیکن قائداعظم کے کردار کی محض اس لئے پیروی نہیں کی کہ ایسا کرنے سے انہیں ذاتی نقصان اٹھانا پڑتا۔

یہ تو ایک مثال تھی۔ پاکستانی قیادت میں قائداعظم کے کردار پر عمل پیرا ہونے کے رجحان کی۔ اب ذرا دیکھتے ہیں کہ بحیثیت قوم ہم نے قائداعظم کے وضع کردہ سیاسی نظام کے استحکام کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پنتالیس سال گزرنے کے باوجود ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک جمہوری پارلیمانی اور فلاحی ریاست نہیں بنا سکے اور ریاست اور سیاسی نظام کے جو خدوخال حضرت قائداعظم نے بتائے تھے ہمارا ان سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ جہاں ایک طرف جاگیرداروں نے جاگیردارانہ ثقافت کو فروغ دے کر جمہوری نظام کو ہمیشہ ہوا میں معلق رکھا۔ وہیں رہی سہی کسر مارشل لاء اور خصوصاً ضیاء الحق کے مارشل لاء نے پوری کر دی۔ ضیاء الحق کے زمانے میں جمہوریت اور سیاست کو پروان چڑھنے سے روکنے کے لئے جہاں ایک طرف قوم پرست تنگ نظری کی حوصلہ افزائی کی گئی وہیں مذہبی فرقہ پرستی کو بھی ابھار دیا گیا۔

مذہبی اور لسانی تنظیمیں اسی دور میں مسلح ہوئیں۔ اور ایک وقت وہ آیا کہ مذہبی تنظیموں نے اپنے تصورات کو خدائی تصورات سے تعبیر کرنا شروع کر دیا۔ اور مخالفانہ آواز کو دبانے کے لئے تھیوکریٹک اپروچ اختیار کر لی جاگیرداری اور تھیوکریسی ہر دو نے ملک میں جمہوریت کا گلا گھونٹنے کے لئے اپنا اپنا کردار خوب نبھایا اور ملک میں جمہوری کلچر کو پروان نہیں چڑھنے دیا۔ جس کا نتیجہ آج ہم ایڈہاک ازم کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ قائداعظم نے خود اپنی تقریروں میں جاگیرداری اور تھیوکریسی کو جمہوریت کے لئے زہر قاتل قرار دیا ہے۔ حضرت قائداعظم نے ۱۹۴۶ء میں دہلی میں مسلم ممبران اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم کس چیز کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہمارا نصب العین کیا ہے۔ ہم تھیوکریسی کے لئے نہیں لڑ رہے۔ نہ ہمارا نصب العین تھیوکریٹک ریاست قائم کرنا ہے۔" فروری ۱۹۴۸ء میں بھی ایک موقع پر انہوں نے فرمایا۔

"بہرصورت پاکستان تھیوکریٹک ریاست نہیں ہونے والا ہے، جہاں ملاؤں کی حکومت ہو، جن کا خیال ہے کہ ان کو الوہی فریضہ سونپا گیا ہے"

قائداعظم کی اس سوچ کی عکاسی اس بات سے بھی ہوتی ہے جب ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا تو اس میں قائداعظم اور لیاقت علی سمیت بیشتر مسلمان زعماء موجود تھے۔ لیکن اجلاس کی صدارت کا اعزاز مسٹر جوگیندر ناتھ منڈل کو دیا گیا۔ انہوں نے بطور رکن اسمبلی پہلے رجسٹر پر دستخط کئے اور قائداعظم نے بعد میں کئے۔ اسی طرح بیشتر موقعوں پر قائداعظم نے پاکستان کی پارسی، ہندو، عیسائی اور دیگر اقلیتوں کے اجتماعات میں شرکت کر کے انہیں قومی زندگی میں بھرپور طور پر شامل کرنے کی یقین دہانیاں کروائیں۔

قائداعظم مذہبی جنونیت کی بجائے مذہبی رواداری کے قائل تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ بیسویں صدی اور اس کے بعد آنے والے ادوار میں تھیوکریسی کی بنیاد پر ریاست کے وجود کو قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ آج قائداعظم کی یہ سوچ سچ ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ ریاست کو تھیوکریٹک اپروچ کے ساتھ چلانے کی جو تحریکیں اس وقت چل رہی ہیں۔ انہوں نے ہمیں اختلاف رائے برداشت کرنے اور ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے سے عاری کر دیا ہے اور ہم جمہوریت کے سفر سے دور ہٹتے جا رہے ہیں۔ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے محاورے سے کام لیا جا رہا ہے۔

جہاں تک جاگیرداری معاشرے میں جمہوریت کے عدم فروغ کا تعلق ہے تو یہ بالکل واضح ہے یہ ایک مسلمہ سیاسی نظریہ ہے کہ کسی بھی معاشرے میں معاشرتی اور معاشی نظام اپنے لئے ایک مخصوص سیاسی نظام کو جنم دیتا ہے۔ اگر معاشی و معاشرتی نظام اپنے سیاسی نظام سے مطابقت پیدا نہ کر سکے تو یا وہ سیاسی نظام تباہ ہو جاتا ہے یا پھر معاشرتی و معاشی نظام (سوشل اکنامک سسٹم) خود اپنے ہی ڈھانچے سے ٹکرا کر اپنے منطقی انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ اگر اس سیاسی تھیوری پر غور کیا جائے تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارا معاشرتی نظام جاگیردارانہ کلچر پر چل رہا ہے جس میں جاگیردار حاکم اور عوام الناس رعایا ہیں۔ ان میں نہ تو برابری ہے نہ جاگیردارانہ ذہنیت اختلافِ رائے برداشت کر سکتی ہے۔ اسی طرح معاشی نظام پر بھی جاگیرداروں کا قبضہ ہے۔ وسائل چند ہاتھوں میں مرتکز ہیں جب کہ اس کے برعکس جمہوریت ایک ایسا سیاسی نظام ہے جہاں اختلاف رائے کا احترام کیا جاتا ہے۔ اور معاشرے کے تمام لوگوں کو بنیادی حقوق حاصل ہوتے ہیں اور ویسے بھی جمہوریت تو خود ایک کلچر کا روپ دھار چکی ہے۔ جو یقیناً جاگیردارانہ کلچر سے بالکل مختلف ہے۔

اس صورت حال کے تناظر میں ہمیں اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ جاگیردارانہ اور تھیوکریٹک کلچر میں جمہوریت کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ایڈیشن ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء صفحہ آخر)

بقیہ : صہ ۳ سے آگے

کے نشانات تبھی دیکھ سکتا ہے جبکہ وہ فوراً موقع پر پہنچ جائے۔ لیکن وہ اگر کئی دن کے بعد موقعہ پر پہنچے تو کوئی سراغ نہیں لگا سکے گا۔ پس ہمارے نوجوانوں کو جلدی ہی جلدی کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور سستی اور غفلت کو ترک کرنا چاہیئے۔

انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی ایک نیک آدمی کی ہیں۔ خون جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسکے اخلاق برے ہیں اور اس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ اس کے اندر روحانیت نہیں اور اسکے اندر اعلیٰ درجہ کی روحانیت پائی جاتی ہے پس اگر اسکی وہ روحانیت اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق دوسرے میں باقی رہ جائیں گے۔ تو وہ مرا کس طرح۔

(حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی

رب کریم ـــ ہمارا مشکل کشا

میری چالیس سالہ ریلوے کی سروس میں کئی واقعات اور حادثات ہوئے لیکن ایک واقعہ لکھ رہا ہوں۔ قبولیت دعا اور مشکل کشائی کا ہے۔ ہوا یوں کہ میں خانیوال لوکوشیڈ میں مکینیکل انچارج تھا۔ یہ ۷۳-۱۹۷۲ کی بات ہے۔ میری ایک اضافی ڈیوٹی امدادی ٹرین جس کو ہم ریلیف ٹرین کہتے ہیں کی سپروائزری بھی تھی۔ یہ ٹرین ریلوے کے ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر ۴۵ ٹن وزن اٹھانے والی کرین اور مختلف قسم کے ماہر دو درجن سے زیادہ عملہ کے ساتھ چوبیس گھنٹے تیار کھڑی رہتی ہے۔ کسی قسم کے حادثے کی صورت میں خواہ کوئی ریل گاڑی پٹڑی سے اتر جائے یا گاڑیوں کی آپس میں ٹکر ہو جائے پون گھنٹے کے اندر اندر اپنی منزل کیلئے چلا دی جاتی ہے۔ شیر شاہ ریلوے سٹیشن پر ایک بہت بڑا وزنی انجن پٹڑی سے اتر گیا۔ ہم لوگ وہاں پہنچ کر جب اس گرے ہوئے انجن کو اٹھا کر پٹڑی پر رکھنے لگے تو کرین کی GIB جو پہاڑ کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ ایک آدمی کی غلطی کی وجہ سے دھڑام سے گر کر اس پٹڑی سے اترے ہوئے انجن پر آن پڑی اور کرین اوندھا ہو گیا۔ جب کرین کی GIB اٹھی ہوئی ہو تو اس کی شکل مرغ کی گردن اور سر کی طرح ہوتی ہے۔ عام لوگ اس کرین کو ککڑ یعنی مرغ کہہ کر پکارتے ہیں۔ کسی کرین کا اس طرح گر جانا ریلوے کی کتاب میں سب سے زیادہ خطرناک حادثہ شمار کیا جاتا ہے اور ذمہ دار عملہ کو اور خاص کر انچارج کو بڑی سے بڑی سزا مل سکتی ہے۔ سٹاف کا ہر آدمی غم زدہ دکھائی دینے لگا۔ جو آدمی وہاں سے گزرتا وہ یقین کر لیتا کہ ابھی چند لمحوں کے بعد یہ سارا عملہ معطل ہو جائے گا۔ اس وقت دنیا کی کوئی طاقت سوائے خدا کے ہماری مدد نہیں کر سکتی تھی۔ کروڑوں روپے کی کرین کے ستیاناس ہونے کا امکان تھا۔ میرے سوا کوئی بھی میرے عملہ میں سے سوائے ایک آدھ کے عبادت گزار نہیں تھا۔ میرے عملہ نے باتفاق رائے مجھے دعا کے لئے کہا اور ساتھ ہی بغیر کسی بیرونی مدد کے اپنی عقل کے مطابق بہت بڑا رسک لے کر کرین کو واپس اصلی حالت میں لانے کی ناکام کوشش شروع کر دی۔ میں نے عبادت شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے گناہوں اور غلطیوں کو پیش کر کر کے بہت دردناک التجائیں کیں کہ اے مولا آج اس مشکل کو آسان کر دے میں اکیلا ہوں اور انچارج ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ ذمہ داری مجھ پر آتی ہے۔ آج میری لاج رکھ لے۔ اللہ کا فضل ہوا کہ میرے عملہ کو ایک ترکیب سوجھی جس سے وہ کامیاب ہو سکتے تھے لیکن اس ترکیب میں خطرہ یہ بھی تھا کہ اگر کامیابی نہ ہوتی تو کئی افراد نیچے کچل کر مر جاتے اور ان کی ہڈی پسلی بھی نہ ملتی۔ اس کے باوجود انہوں نے خطرہ مول لے لیا۔ اور کرین۔ ناقابل یقین انداز میں واپس اپنی حالت میں بہت زوردار جھٹکے سے آگئی اور نیچے کام کرنے والے لوگ بال بال بچ گئے۔ اس کے بعد ہم نے وہ گرا ہوا انجن بھی اٹھا لیا اور ہم لوگ واپس بخیریت اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے اس واقعے کا بہت چرچا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کے بدلے ہماری پردہ پوشی بھی فرما دی۔

ریلوے میں ٹیلیفون کا نظام بہت وسیع ہے۔ کوئی بھی آدمی کسی سٹیشن سے ہماری حالت کی رپورٹ افسران بالا کو دے سکتا تھا۔ لیکن کسی نے ایسا نہ کیا اور نہ ہی کسی افسر کو اس واقعہ کا علم ہوا۔ شیر شاہ سٹیشن کا سٹیشن ماسٹر بہت شریف النفس انسان تھا۔ سارے ٹیلیفون اس کے پاس تھے۔ اس نے ہماری دعاؤں، پریشانیوں اور جدوجہد کو جب دیکھا تو مجھے کہا کہ جتنا وقت میرے بس میں ہے۔ میں اس حادثہ کی رپورٹ کنٹرول آفس کو نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی کو اجازت دوں گا کہ وہ شکایت کر دے چنانچہ اس نیک انسان نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ جس کا احسان ہم اس دنیا میں نہیں اتار سکتے سب سے بڑی غیبی مدد یہ ملی کہ کرین کو خراش تک نہ آئی اور وہ تباہ ہونے سے بچ گئی۔

"مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے"

بقیہ کالم ۴ سے آگے

جنگی جاری ہے۔ لوگ بندوق کی گولی کا نشانہ بنانے کی دھمکی دے کر جو امداد بھیجی جاتی تھی اسے لوٹتے رہے ہیں بہر حال اب اقوام متحدہ کی اس قرارداد کے بعد حالات بدل جائیں گے۔ یہ سب سے بڑی مہم ہے جو اب تک افریقہ میں جاری کی گئی ہے۔ اس سے پہلے کانگو میں بھی ۱۹۶۰ء میں امدادی کارروائیاں کی گئی تھیں۔

یاد رفتگان ـــــــ ڈاکٹر شکیل احمد ایم آر سی پی لندن

محترم اخوند فیاض احمد صاحب

مکرم اخوند فیاض احمد ولد اخوند محمد اکبر صاحب نومبر ۱۹۲۵ء بمقام ڈیرہ غازیخان پیدا ہوئے۔ دو سال کی عمر میں والدہ کا انتقال ہو گیا جس کے بعد والد نے دوسری شادی کر لی۔ تعلیم ملتان قادیان اور ٹی آئی کالج سے ہوئی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ لیکن اس کے جلد بعد ہی والد کا انتقال ہو گیا اور حضرت امام جماعت الثانی نے وقف سے فارغ کر دیا تاکہ بڑا بیٹا ہونے کے ناطے سے اپنی اس وقت حالیہ والدہ و بہن بھائیوں کی ذمہ داری اٹھا سکیں۔ اس فرض کو انہوں نے تاحیات بہت احسن طریقے سے نبھایا۔ ان کی شادی ۱۹۵۹ء میں محترمہ بلقیس سعید بنت شیخ محمد سعید امین آبادی (والد جنرل محمود الحسن صاحب) سے ہوئی۔

آپ نے شاہنواز لمیٹڈ سے ملازمت شروع کی اور ولیم جیکس میں مختصر عرصہ رہنے کے بعد تا ریٹائرمنٹ انٹر ہوم لمیٹڈ لاہور میں رہے۔ ۱۹۹۰ء میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور اپنی ایک پرائیویٹ کمپنی بنائی جس میں شروع سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی کامیابی ہوئی۔

جماعتی امور کے ساتھ انہیں بے حد لگاؤ تھا۔ تمام عمر جماعت کی انتظامیہ میں بھرپور حصہ لیا۔ مختلف عہدوں پر فائز رہے اور آخری دنوں میں ضلع لاہور کے ایک اہم جماعتی شعبہ کے انچارج تھے۔

وہ ایک اعلیٰ مقرر تھے۔ وفات سے پہلے آخری شب بھی انہوں نے ایک جماعتی میٹنگ میں ایک پُرجوش تقریر کی جس کو بہت سراہا گیا۔ انہوں نے تصنیف کا بھی کافی کام کیا۔ آخری دنوں میں انہوں نے "تاریخ جماعت احمدیہ انگلستان" کی تشکیل کی جس پر اب نظر ثانی ہو رہی ہے وہ صاحب تصنیف تھے روزنامہ الفضل میں گذشتہ چند سال میں ان کے کئی مضامین شائع ہوئے جامعہ احمدیہ میں بھی انہیں لیکچرز دینے کی سعادت ملی۔

بحیثیت خاوند اور بحیثیت والد وہ ایک مثالی انسان تھے۔ نہایت نیکدل، ملنسار اور ہر کسی سے پیار کرنے والے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے تو بے حد محبت کرتے تھے ۷؍ نومبر ۱۹۹۲ء کو صبح ساڑھے ۴ بجے دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال ہوا۔ مقامی مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔ وفات کے تین دن بعد ۲ نومبر کو دار الذکر لاہور میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صومالیہ کیلئے قرارداد

صومالیہ میں سے جو امداد دی جاتی رہی ہے وہ زیادہ تر لٹیروں ہی کے ہاتھ لگی ہے۔ اور جن کے لئے اس امداد کی سخت ضرورت تھی وہ مسلسل بھوکے رہے اور ان میں سے خاصی تعداد میں لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اب سیکورٹی کونسل کے تمام ممبروں نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی ہے کہ جو امداد صومالیہ کو ملتی ہے اس کی حفاظت کے لئے امریکہ اور اس کے اتحادی حفاظتی اقدامات کریں۔ قرارداد کی منظوری کے بعد سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے کہا کہ یہ قرارداد نہایت اہم ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جائے گی۔ اور اس کی توثیق ہو جائے گی کہ اقوام متحدہ جو ایسے معاملات میں نیا کردار ادا کرنے لگی ہے وہ کتنا اہم ہے۔ صومالی لوگوں کی حقیقی ضرورت پورا کرنے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں یہ پہلا موقعہ ہے کہ انسانی اقدار کی خاطر اقوام متحدہ لوگوں کی امداد کے لئے آگے بڑھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے خاصا اخلاقی دباؤ پڑے گا۔ اس سے پہلے اقوام متحدہ کی قیام امن کے لئے جو صورتیں اختیار کی جاتی تھیں ان میں سے ایک صورت جو صومالیہ میں بھی اختیار کی گئی تھی پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکی۔ اب موجودہ قرارداد کی وجہ سے اسے تقویت ملے گی اور امید ہے کہ وہ زیادہ کامیابی کے ساتھ سامنے لائی جا سکے گی۔ اس قرارداد کی منظوری متفقہ طور پر دی گئی ہے اور ایسے وقت میں دی گئی ہے جبکہ امریکہ کے ۱۸۰۰ بحری کارکن صومالیہ کے ساحل پر پہنچیں گے اگر یہ قرارداد منظور نہ ہوتی تو وہ لوگ کوئی خاص مفید ثابت نہ ہوتے۔ آج سے ۲ سال قبل محمد زیاد باری کی حکومت کا تختہ الٹا گیا تھا اور اس وقت سے لے کر اب تک ملک میں خانہ

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۸۳ میں بدرالنساء بنت چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) گھڑی مالیتی/۸۰۰ روپے (۲) طلائی بالیاں نصف تولہ مالیتی/۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بدرالنساء کوارٹر نمبر ۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری عبدالمالک مربی سلسلہ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالنور صاحب برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۸۴ میں عطیۃ المالک بنت چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) گھڑی مالیتی/۱۰۰۰ روپے۔ (۲) طلائی بالیاں ۱/۲ تولہ مالیتی/۱۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عطیۃ المالک کوارٹر نمبر ۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالمالک مربی سلسلہ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالنور برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۸۵ میں ناصرہ نثار زوجہ نثار احمد صاحب قوم ٹھکر پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۴ طلائی چوڑیاں وزنی ۵ تولے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند/۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ناصرہ نثار ۲۴۴/F سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالغفار ڈار وصیت نمبر ۲۶۲۵۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک عنایت اللہ ولد محمد عبداللہ ۲۵۲/F سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۸۶۸۶ میں طاہر احمد محمود ولد چوہدری ناصر احمد صاحب قوم جٹ گگھ پیشہ کاروبار عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۱۰ دارالعلوم جنوبی حال کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ نمبر ۱۰/۴ نمبر ۴/۲ بلدیہ ٹاؤن کراچی برقبہ ۸۰ مربع گز فی پلاٹ مالیتی/۵۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طاہر احمد محمود مکان نمبر ۵۶۵ سیکٹر J-5 سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مجید احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۷۰۶۸۔

مسل نمبر ۲۸۶۸۷ میں ناصر احمد نعیم ولد نعیم احمد خان قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد نعیم ۶/۲ لین نمبر ۱۳ فیز VII ڈیفنس سوسائٹی کراچی ۷۵۵۰۰۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم احمد خان والد موصی۔

واقفین بچوں میں سخت جانی اور اطاعت کی عادت ڈالیں

حضور نے فرمایا:

"واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا، نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے، انصار اللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی لیکن ۱۵ سال کی عمر تک، خدام کی حد تک تو آپ تربیت کرسکتے ہیں، خدام کی حد تک اگر تربیت ہوجائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصار کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہوگا۔ ورنہ جتنی لمبی نالی سے گولی چلائی جائے اتنی دیر تک سیدھی رہتی ہے، خدام کی حد تک اگر تربیت کی نالی لمبی ہوجائے تو خدا کے فضل سے پھر موت تک وہ انسان سیدھا ہی چلے گا۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم وجاہت اسلم باجوہ صاحب ایڈووکیٹ چک نمبر ۳۳ جنوبی ابن مکرم چوہدری محمد اسلم باجوہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ سرگودھا کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ فریدہ جبیں صاحبہ دختر محترم چوہدری کرامت اللہ صاحب چیمہ مورخہ ۱۲ر نومبر ۹۲ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم یوسف سلیم صاحب مربی سلسلہ نے ان کا نکاح بعوض ۲۰۰۰۰ روپے حق مہر پڑھایا۔ اور چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی اور مورخہ ۱۳ر نومبر ۹۲ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد مربی سلسلہ کو مورخہ ۲۲ر نومبر ۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "سلمیٰ یوسف" تجویز فرمایا ہے۔ جو مکرم صوفی محمد شریف صاحب معلم وقف جدید کی پوتی اور مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سیالکوٹ کی نواسی ہیں۔

○ مکرم عبدالصبور ناصر صاحب ابن مکرم عبدالسمیع صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۰ر نومبر ۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عبدالنور توقیر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم محمد سعید صاحب آف پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نواسہ ہے۔

احباب ان کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں

درخواست دعا

مکرم عبدالمنان بھٹہ صاحب بورے والا (وہاڑی) کی اہلیہ محترمہ شمیم بشریٰ صاحبہ (سابقہ ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول ٹمبوڈو سیرالیون) کو گزشتہ تقریباً پندرہ سال سے سانس کی تکلیف ہے۔ جمعہ ۴ر دسمبر کو انہیں تکلیف کا شدید ترین حملہ ہوا اور بورے والا تحصیل ہسپتال میں سارا دن آکسیجن گیس لگی رہی اور مناسب وقفوں کے ساتھ لائف سیونگ ڈرگز کے تین ٹیکوں کے بعد عشاء کے وقت ان کا سانس نارمل ہوا۔ ایسا حملہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔

○ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد عارضہ قلب کے باعث بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ مکرم منور احمد قریشی صاحب راولپنڈی سابق قائد مجلس و اسیر راہ مولیٰ چیف ایڈیٹر ہفت روزہ جوبلی کا بیٹا عزیزم احسان احمد گذشتہ چند یوم سے سخت بیمار ہے اور اسی طرح ان کے والد محترم مکرم شریف احمد صاحب قریشی کافی عرصہ سے سانس کی تکلیف اور کھانسی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم محمود احمد ناصر صاحب میرپور خاص کی دو بچیاں شازیہ اور طاہرہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں

○ مکرم عبدالوحید صاحب مربی سلسلہ میرپور آزاد کشمیر کی والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب) ۱۴ر نومبر ۹۲ء سے بائیں طرف فالج کے شدید حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صحت بہتری کی طرف مائل ہے اگرچہ ابھی تک اٹھ کر بیٹھ تو نہیں سکتیں اور نہ ہی کروٹ بدل سکتی ہیں۔

فزیو تھراپی کے لئے پی اے ایف ہسپتال شورکوٹ کینٹ لے جایا گیا ہے۔

○ مکرمہ صغریٰ اشرف صاحبہ مصطفیٰ ٹاؤن ضلع سرگودھا کی بھانجی عزیزہ [illegible] پروین بنت دوست محمد صاحب بعارضہ بخار کافی دنوں سے بیمار ہیں

○ مکرم میاں عبدالحیٔ صاحب مربی سلسلہ دمہ کی شدید تکلیف کی وجہ سے لاہور میں ہسپتال میں داخل ہیں پیشاب میں خون بھی آرہا ہے۔

○ مکرم عبدالوحید خان صاحب مربی سلسلہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک محمد الٰہی مورخہ ۸ر نومبر ۹۲ء وزیر آباد میں وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ مورخہ ۹ر نومبر کو مقامی قبرستان میں ادا کیا گیا۔ اور وہیں تدفین ہوئی۔

○ محترمہ سعیدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم طفیل احمد اختر قریشی صاحب کراچی میں وفات پاگئی ہیں۔ آپ حضرت مولانا خان صاحب فرزند علی صاحب سابق مربی بیت الفضل لندن کی بیٹی تھیں۔

○ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب فاضل کاٹھ گڑھی گگی نو ضلع جھنگ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن خان صاحب کاٹھ گڑھی ایک حادثہ میں مورخہ ۱۵ر نومبر ۹۲ء کو شام کے وقت وفات پا گئے ہیں۔ آپ شورکوٹ سے سائیکل پر اپنے گاؤں گگی نو آرہے تھے کہ راستہ میں یہ حادثہ پیش آیا اور طبی علاج سے قبل ہی گھر آکر فوراً فوت ہو گئے اور اگلے روز مقامی قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ امۃ الحق صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عباد الرحمٰن صاحب عابد آف لاہور ۲ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ آپ مکرم میاں حبیب الرحمٰن صاحب رئیس آف حاجی پورہ رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی سب سے چھوٹی بہو اور مکرم محمود الحق صاحب کپورتھلوی کی بیٹی تھیں۔ احاطہ بیت المبارک میں بعد مغرب محترم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم شیخ لطیف الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی۔

○ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم چوہدری مبارک احمد صاحب آف راہوالی ضلع گوجرانوالہ کینیڈا میں وفات پاگئی ہیں وہ اپنے بیٹے کے ہاں مقیم تھیں۔ ان کا جنازہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب یہاں لایا جا رہا ہے۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ضرورت ہے

○ مشرقی افریقہ (یوگنڈا) میں گھی ملز کے لئے ایک M.B.A کی ضرورت ہے۔ ایسے احمدی احباب جو M.B.A کی ڈگری رکھتے ہوں اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنے امیر صاحب/صدر صاحب کی تصدیق کیساتھ دفتر وکالت دیوان تحریک جدید سے رابطہ قائم کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

الفضل ۱۴ر دسمبر ۹۲ء کے صفحہ ۷ پر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے سانحۂ ارتحال میں ایک سطر چھوٹ گئی ہے "بعد ازاں" کے بعد یہ الفاظ پڑھے جائیں۔ "مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب"

(ادارہ)

رپورٹ زیارت مرکز
وفد واقفین نو ضلع ملتان

۱- ۱۰۰ افراد پر مشتمل واقفین نو کا ایک وفد جس میں ۲۲ واقفین ۸ واقفات ۵۰- ان کے والدین اور ۲۰ ضلعی عاملہ کے افراد تھے ۲۶ نومبر ۱۹۹۲ء کو رات نو بجے دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ جس کے استقبال کے لئے مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو۔ مکرم عبدالحلیم شرر صاحب اور مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ موجود تھے۔

۲- یہ واقفین نو کا پہلا وفد ہے جو ضلع ملتان سے زیارت مرکز کے لئے آیا۔

۳- وفد کے لئے دارالضیافت میں قیام وطعام کا بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ بچوں کے لئے دودھ بھی مہیا کیا گیا۔ وکالت وقف نو کی طرف سے واقفین کو بسکٹ اور ٹافیاں بھی دی گئیں۔

۴- واقفین و واقفات نو اور ان کی ماؤں کی ملاقات کا انتظام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ پاکستان کے ساتھ بھی کیا گیا۔

۵- پروگرام کے مطابق اگلے روز مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۹۲ء وفد کو بہشتی مقبرہ۔ نمائش۔ بیت اقصیٰ اور سارے ربوہ کی سیر کرائی گئی۔

۶- بعد جمعہ۔ وقف نو کے میٹنگ روم میں مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کے ساتھ اس وفد کی نشست بھی ہوئی۔ جس میں انہوں نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور والدین کے سوالات کے جواب دیئے۔

۷- دوران پروگرام تصاویر بھی لی گئیں اور کچھ حصہ کی ویڈیو بھی تیار کی گئی۔

۸- شام ۴ بجے مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد طاہر مربی سلسلہ نے دلی دعاؤں کے ساتھ وفد کو الوداع کیا۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے عطیات دیں

صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں۔ صدقات دیتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کے نادار اور مستحق مریضوں کا خیال رکھیں۔
فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مریض صدقات کے ذریعے علاج کرواتے ہیں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

آپ کے خون کا عطیہ ایک قیمتی زندگی بچا سکتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۴ دسمبر۔ آسمان صاف ہے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ البتہ صبح کے وقت سردی میں اضافہ تھا۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے صدر مملکت سے نہایت اہم ملاقات کی جو اڑھائی گھنٹے جاری رہی۔ اس ملاقات میں سارک سربراہوں سے وزیر اعظم کی بات چیت آئندہ دورہ جاپان اور اے پی سی کے بارے میں بات چیت ہوئی۔

○ وزیر اعظم پاکستان اپنے چار روزہ دورہ جاپان کے سلسلہ میں ۱۵ دسمبر کو ہانگ کانگ کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور وہاں سے اگلے روز ٹوکیو روانہ ہوں گے۔ واپسی پر وہ ایک روز کے لئے سنگاپور بھی قیام کریں گے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ بابری مسجد کے واقعہ پر ہونے والے ملک گیر احتجاج حکومت پاکستان اور اپوزیشن کے درمیان پائے جانے والی خلیج کو نہیں پاٹ سکا۔ اور اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ملک میں موجود سیاسی کشیدگی کو ختم کرنا ممکن نہیں۔

○ کامونکی کے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار شمشاد احمد خان اپنے مدمقابل سید خلیل الرحمان شاہ کو ہرا کر رکن صوبائی اسمبلی منتخب ہو گئے۔ انہوں نے مخالف امیدوار سے ۱۷ ہزار ووٹ زائد حاصل کئے۔

○ کامونکی کے ضمنی انتخاب میں ہارنے والے آزاد امیدوار نے کہا ہے کہ امیدوار کا تو مقابلہ کیا جا سکتا ہے مگر انتظامیہ کا نہیں۔

○ بھارتی ہیلی کاپٹروں نے پاکستانی سمندری حدود میں ایک پاکستانی لانچ پر فائرنگ کر کے ایک ماہی گیر کو ہلاک کر دیا اور ۲ زخمی ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ بابری مسجد کی تعمیر نو تک ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں قومی مفادات کو ذاتی مفادات پر ترجیح دینا چاہیئے۔ اور اپنے ہی لوگوں کی ٹانگیں کھینچنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

○ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکومت کے خلاف ایک بہت بڑے لانگ مارچ کے لئے پارٹی کے عہدیداروں اور کارکنوں کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دفعہ حکومت اس لانگ مارچ کو نہیں روک سکے گی۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے اپنی جماعت سے از خود علیحدگی کا فیصلہ کیا ہے۔ باقاعدہ اعلان ایک دو روز میں متوقع ہے۔ علیحدگی مہاجروں پر سے دباؤ کم کرنے کے لئے ہو گی۔

○ وزیر اعظم کی ٹرانسپورٹ سکیم کے تحت تمام بینکوں کو پیلی ٹیکسیوں کے لئے مزید قرضے جاری کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاک سوزوکی موٹرز نے مزید گاڑیوں کی فراہمی سے انکار کر دیا ہے۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ اصغر خان نے کہا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں صدر اور وزیر اعظم بھی قصوروار ہیں۔

○ ملک کے مختلف حصوں میں موسم سرما شروع ہوتے ہی گیس کی سپلائی میں تعطل پیدا ہو گیا ہے جسے صارفین نے غیر اعلان شدہ لوڈ شیڈنگ قرار دیا ہے۔

○ ضلع ساہیوال میں زہریلی شراب پینے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد چودہ ہو گئی ہے۔

○ وزیر اعظم نے تین ہزار تک تنخواہ لینے والے صنعتی کارکنوں کو لیبر پالیسی سے مستفید ہونے کی منظوری دے دی ہے اس پالیسی کے تحت مستحق صنعتی کارکنوں کو ان کی بچیوں کی شادیوں کے لئے تیرہ لاکھ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

○ ضلع کونسل جھنگ میں ایکسپورٹ ٹیکس میں کروڑوں روپے کے غبن اور گھپلے کے انکشافات ہوئے ہیں اس سلسلے میں ضلع کونسل جھنگ کے اہلکاروں کے خلاف پولیس نے مقدمات درج کر لئے ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی بنکوں نے پچھلے تین ماہ میں بیس ارب کے قرضے جاری کئے ہیں۔ جس کے متعلق سٹیٹ بنک نے جواب طلب کر لیا ہے۔

○ گزشتہ ہفتہ کے دوران ملک بھر میں زیر گردش نوٹوں کی مالیت میں دو ارب ۸۳ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے کا اضافہ ہو گیا۔ جس کے باعث ملک بھر میں زیر گردش کرنسی کی مالیت ایک کھرب ۶۵ ارب ۵۱ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی۔

○ واشنگٹن میں متعین مغربی سفارت کاروں کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ بھارت میں ہندوؤں کے ہاتھوں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد دس ہزار ہو گئی ہے۔ جبکہ اتنے ہی افراد کو پولیس اور سیکورٹی فورس کے افراد نے زخمی کیا ہے۔

○ خلیج کے ایک اخبار نے کراچی سے اپنے نامہ نگار کی رپورٹ کے حوالہ سے بتایا ہے کہ سندھ میں حالیہ واقعات کے نتیجہ میں ہزاروں ہندو بے گھر ہو گئے ہیں۔ حفاظت کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اندرون سندھ سے کراچی پہنچنے والے غریب ہندو کھلے آسمان تلے پڑے ہیں۔

○ بھارتی ریڈیو نے بتایا ہے کہ ۳ ہزار بہاریوں کا پہلا قافلہ ماہ رواں میں پاکستان پہنچے گا۔ بہاریوں کے بارے میں فیصلہ نواز شریف، خالدہ ضیاء ملاقات میں کیا گیا ہے۔

قومی بچت ربوہ کے قریب
دوکان کرایہ کیلئے خالی ہے۔
رابطہ: فیروز الدین پنشنر تحریک جدید
ربوہ

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کی کتابیں ۲۰٪
رعائیت پر حاصل کریں نیز کاپیاں
بھی دستیاب ہیں
رؤف بکڈپو اقصیٰ روڈ ربوہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS200/
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس
STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ایٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶-۷۷۱

پتہ

خوشخبری
ورلڈ سیٹلائٹ ڈش انٹینا
نہایت ارزاں نرخوں پر قیمت صرف ۱۲۳۰۰/- روپے
جلسہ سالانہ قادیان کے لئے خصوصی رعایت
رابطہ
محمود احمد فرید ڈوگر ـــ ۵۶۲-۴۵۲۴
خانزادہ نسیم احمد خان ـــ ۴۲۰-۴۵۲۴
ویڈیو ماسٹرز۔ لیرا موٹرز۔ رحمت بازار ربوہ

خدام کے لئے سنہری موقعہ
(۱) ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ریڈ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش کا بھی انتظام ہو گا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائے گی۔
(۲) آفس ورک کیلئے آدمی۔ تعلیم کم از کم میٹرک (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)
میاں بھائی
پتہ برائے رابطہ: فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ۔ لاہور
فون ۷۱۱۷۷۹ ـــ ۷۱-۹۳۶